Muthnavi Thanaa-i-Zindigi
by
Ali Muhamad
1893

مثنوی ثمرہ زندگی

شاعر معجز گفتار ادیب سحر نگار خلاصہ خاندان مجد و علا

خان بہادر جناب مولوی سیّد علی محمد صاحب شاد رئیس

عظیم آباد نے بتقریب مکتب فرزند دلپسند

تصنیف فرمائی

بار دوم ۳۰۰ جلدین قیمت فی جلد ۲/

سنہ ۱۸۹۳ء

مطبع سٹی پریس پٹنہ مین باہتمام شیخ واحد حسین طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۱- جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ ہجری کا دِن بھی کیا مبارک دِن تھا کہ مین اپنے اکلوتے پیارے بیٹے کا مکتب کرنے بیٹھا دعوت احباب اور آراستگی مکان کے سوا نہ تو اِس تقریب مین کوئی دھوم دھڑکا تھا نہ ناچ رنگ جملہ ارکان واعیان شہر اور واجب التعظیم علما و اہل علم نے اپنی بے انتہا عنایتون اور مہربانیون سے مجھے سرفراز فرمایا تھا بہت کم ایسے احباب تھے جو شریک نہو سکے ہون صحبت نہایت پاکیزہ و مہذب تھے اور سب لوگ اپنے خلقی خلق سے بہت خوش وبشاش تھے -

مینے پہلے ہی سوچا تھا کہ اپنے پیارے بیٹے کے مکتب مین ایسی چیز تقسیم

کرون جو ہمیشہ کے لیئے مفید و بکار آمد اور ہم فال و ہم تماشا ہو - یہی مثنوی نظم کر کے چھپوا رکھی تھی بعد ختم مکتب اور ا و ر تحفون کے ساتھ اپنے عزیز مہمانون کی خدمت مین نذر کی ہزار ہا کا پیان اِسکی ہاتھون ہاتھ تقسیم ہو گئین یہان تک کہ خود میرے پاس بھی اوسکا ایک نسخہ تک نرہا اب جبکہ اِسکے پھر چھپنے کی نوبت آئی احباب سے مانگ جانگ کر اوسکی نقل کی گئی خدا کرے میری تمنّا پوری ہو اور میرے عزیز بیٹے سیّد حسین طال بقاءٗ پر اِسکا عمدہ اثر پڑے

اَللّٰھُمَّ آمین

راقم

سیّد علی محمد شاد

پٹنہ - عظیم آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطاب بصاحبان محفل مکتب

اے محترمان ذی مروت ۔ وے عشرتیان بزم خلّت
اے مہر نشان فلک مقامان ۔ افلاک وشان بلند نامان
شایستۂ صد ہزار اوصاف ۔ ممدوح زمانیان بانصاف
رونق دہِ بزم ما فقیران ۔ سرتاج مجالسِ امیران
عالی نظرانِ مہر پرور ۔ والا گہرانِ لطف گستر
ہستم بعنایتِ جنابان ۔ تنویر فشان چو مہرِ تابان
برعرش دماغ خانہ من ۔ خورشید چراغ خانہ من
ناشاد کو جسطرح کیا شاد ۔ ممنون ہے شاد خانہ آباد
ہرچند ادب سے دور ہے یہہ ۔ تکلیف جو دی قصور ہے یہہ

شرمندہ ہون سخت منفعل ہون | کہتا ہون قسم کہ مین خجل ہون
دلچسپ ہے بسکہ یہہ کہانی | سُن لیجئے شاد کی زبانی
کرتا ہون مین جس پسر کا مکتب | اِس نظم مین ہے وہی مخاطب
فرزند سے ہوتی ہی ہے الفت | قصّہ نہین بلکہ ہے نصیحت
سیّد مری جان تجھپہ قربان | اک عمر سے مجکو تھا یہہ ارمان
دے مجکو خدا جو کوئی فرزند | عاقل ہو رشید ہو وہ دلبند
ازبسکہ ہے علم سب سے افضل | پڑھوا کے بناؤن اوسکو اکمل
صد شکر وہی زمانہ آیا | خالق نے مجھے یہہ دن دکھایا
تعلیم کو بیٹھتے ہو تم اب | ہوتا ہے تمہارا آج مکتب
مکتب سے غرض یہی ہے پیارے | اے باعث زندگی ہمارے
یعنی کہ شروع ہو گی تعلیم | تمنے بھی کیا ہے اسکو تسلیم
بیٹے ! ہے ابھی خوشی ادھوری | ہان تب مری آرزو ہو پوری
جب پڑھ کے بنو جہان مین قابل | کامل کہین علم و فن مین کامل
آجائین تمہین کئی زبانین | جو قدر شناس ہین وہ مانین
ہو جاؤ کئی فنون مین مشّاق | ہو فقہ و اصول فقہ مین طاق
اگلون کی ریاضتون کو سمجھو | پچھلون کی لیاقتون کو سمجھو
اگلون نے کیے ہین علم ایجاد | اگلے تھے ہر ایک فن مین اُستاد

اگلون کی وہ ہمتین خداداد
اگلون کی وہ غیرتین خداداد

تھے فخر زمانہ ثم باللہ
ویسا نہین ایک ہم مین اب آہ

ارکان جہان تھے جنسے قایم
ویسے امرا ہین اب نہ عالم

خوش خلق تھے خوش بیان تھے اگلے
ایک ایک کے قدرداں تھے اگلے

سچ ہے کہ گزر گئے ہین جیسے
موجود نہین ہین ہم مین ویسے

از بسکہ ہے علم ہم مین معدوم
ہم اون صفتون سے اب ہین محروم

وہ فکر کرو کہ جہل جائے
پھر قوم مین تازگی سی آئے

مکتب سے فقط یہی ہے مطلب
اِسکا ہے شروع سلسلہ اب

افسوس اگر نہ دل لگا یا
گھٹ جائے گا اور اپنا پایا-

اسلام کی قوم کے ہو اک فرد
حاصل کرو علم ہو اگر مرد

ہر قوم کو دیکھتا ہون مصروف
اب بلکہ اسیمین سب ہین مشغوف

پہنے ہوئے ہر طرح کے جوڑے
دوڑاتے ہین اپنے اپنے گھوڑے

میدان یہہ امتحان کا ہے
پیچھے نہ رہو اگر حیا ہے

واللہ بہت بلٹ گئے ہو
ہر قوم سے آج گھٹ گئے ہو

محبوب خدا کی آل ہو تم
مہر فلک کمال ہو تم

ہے خون علی رگون مین ابتک
اولاد ہو فاطمہ کی بیشک

جب قوم کا ہو سکا نہ چارا
کس کام کا یہہ نسب تمھارا

اسلاف کا نام جب مٹایا — پھر آکے جہان مین کیا بنایا

کیڑون کی طرح جیئے تو حاصل — الزام اگر لئے تو حاصل

پڑھنے مین ہر اک کو چاہئے کہ — ہون ہمین نصیرؒ یا محمد

[illegible] سے ہر ایک جب ام اے ہو — سمجھو کہ تمھین بڑھے ہوئے ہو

[illegible] تم ہو خاندانی — باتین نہ بگھارنا زبانی

[illegible] کہ ہون صفات ذاتی — عظمت نہین کچھ دلو نمین آتی

[illegible] زیر تھے جو اجداد — اس دور مین اسکی کیا ہے بنیاد

جب تک کہ تمھین نہ باہنر ہو — کیا خاک اس امر کا اثر ہو

جب تک نہ کماؤ آپ روٹی — سمجھو کہ ہے ذات سب سے چھوٹی

جب تک نہ ہنر کا مصقلا ہو — اندھا ہے اگرچہ آئینہ ہو

اب وقت بہت بُرا ہے پیارو — اسوقت تو ہمتین نہ ہارو

بیہودہ اگر پھرے تو حاصل — لڑکون مین اگر گھرے تو حاصل

پھر کیا جو تلنگیان لڑائین — کیا لطف جو تُکلین بڑھائین

پہنے بھی لباس قیمتی گر — جب علم نہین تو ہے جُل خر

آلودہ صد گناہ ہو گے — جب علم نہین تباہ ہو گے

تمنے نہ اگر پڑھا تو دیکھو — بکجاؤ گے سب کے سب ٹکے کو

پڑھنے کی اگر بھلائین گھاتین — یاد آئینگی تب ہماری باتین

لازم ہے ابھی سے تمکو غیرت
تا ہو نہ مری طرح ندامت

بیٹے مری بات یہہ رہے یاد
پڑھنے مین اگر ہوئے تم اُستاد

ہوگے جو علوم دین سے عاری
وقعت نرہیگی کچھ تمھاری

دنیا مین اگر ہوا تمھین عیش
کھانا نہوا اوس جہان مین طیش

ہان تم اوسی وقت ہوگے کامل
جب شرع کا علم بھی ہو حاصل

صورت نہ لباس کی بدلنا
رفتار پہ غیر کی نہ چلنا

کپڑون سے نہین کسیکی وقعت
ہے وجہ وقار آدمیت

سن مین جو بڑا ہو اوس سے جھکنا
جو تم سے رُکے تم اوس سے رُکنا

دیکھو وہی چال تم بھی سیکھو
جو آلِ رسول کا چلن ہو

موقع کے ہو ساتھہ انکساری
دانائی و صبر و بردباری

واجب ہے بڑونکا پاس آداب
ہرگز نہ بنو عجول و بیتاب

فکرین کرو تا دلون مین ہون گھر
ہنس دین عقلا کہین نہ تمپر

دیکھو نہ بکو فضول باتین
غفلت مین کٹین نہ دن نہ راتین

یہہ چیز کہ جسکا عمر ہے نام
صد حیف گزر گئی جو ناکام

اِس عمر کو جاننا غنیمت
ہرگز نہ پھر آئیگی یہہ ساعت

یون ہی اگر اِسکو کھوؤگے تم
پھر یاد رہے کہ روؤگے تم

ہرچند کہ ہمسنون سے ہو میل
بیہودہ نہ کھیلنا کوئی کھیل

بوڑھون کی سنا کرو کہانی
کسطرح گزار دی جوانی

یہہ بھی کسیوقت مین تھے کم سن
یہہ بھی تھے کبھی تمھارے ہم سِن

اوس شخص سے پوچھنا تم اِسکو
اِن باتون کا تجربہ ہو جسکو

دیکھا کرو دخل وخرچ ہر روز
ہان تمکو رہے یہہ دردِ سر روز

خود غرضیون مین نہ پڑیو زنہار
ہوتے ہین گنوار گون کے سب یار

عاقل کبھی خود غرض نہوگا
اوسکو یہہ بُرا مرض نہوگا

دیکھو کبھی شاعری نکرنا
اِس فن شریف سے بھی ڈرنا

اِس جنس کے اب نہین ہین گاہک
دیکھو مجھے کر نہین ہو کچھہ شک

اِسکا کوئی قدردان نہین ہے
ہو اور کہین یہان نہین ہے

سنسان بہت ہے اسکی دوکان
لینا نہ یہہ جنس تا بہ امکان

مضمون دھرے دھرے سڑینگے
بیکار بھی سب اولجھہ پڑین گے

دانی کہ بفہم شاعران چیست
چون من بزمانہ دیگرے نیست

دِل اِنکے اِسی لیئے نہین صاف
کو سون نہین اِنکے پاس انصاف

ممدوح نہین ہے بد زبانی
ہر چند کہ ہو وہ حق بیانی

اچھا ہے تب امر حق کا اظہار
پہونچے نہ کسیکو جبکہ آزار

کرتے نہین لغو کام عاقل
جو فحش بکے وہ خود ہے جاہل

جاہل کا جواب ہے خموشی
سمجھو جو ہے تم مین تیز ہوشی

خود اوسکی جگہہ ہے جب جہنم
فحّاش کا دین جواب کیون ہم

ساتھ اِسکے نماز کی رہے قید
عذر ہمین خدا کے ساتھ ہے کید

روزے رمضان کے ادا ہون
بے عذر کبھی نہ یہہ قضا ہون

ہے حج و زکوۃ و خمس بھی فرض
دیکھو کہین رہ نجائے یہہ قرض

واجب ہے جہاد بھی مگر کب
خود تمکو امام حکم دے تب

بے اِسکے نہین جہاد تم پر
ہرگز نکرو کسی سے کچھ شر

ناحق یہ نکیجیو تعصب
دنیا کا نچاہیئے تمہین حُب

کرنا نہ حرام فعل زنہار
مالک سے ڈرو کہ ہے وہ قہار

حاکم سے نکیجیو کبھی غدر
اِن باتون کی چاہیئے تمہین قدر

بیٹا رہے قرض سے بھی اکراہ
یہہ قرض بلائے بد ہے واللہ

اِس دین سے آتی ہے تباہی
مٹ جاتی ہے اپنی بادشاہی

مشہور ہے سود کی بُرائی
کرتا ہے معاش کی صفائی

تم قرض نہ لو اگر ہو عاقل
لینا تو ہے سہل ادا ہے مشکل

لاکھون ہوئے گھر تباہ اِس سے
ہرگز نہ ہو رسم و راہ اس سے

بیٹا کبھی قرض کا نہ لو نام
جسطرح بنے نکال لو کام

موجود پہ چاہیئے قناعت
معدوم کی فکر ہے دنارت

ہم لوگ اگر میانہ رو ہون
کافی ہین پچاس ہون کہ سو ہون

اے نور نگاہ شاد ناشاد — ہر دم رہے موت کی تمھین یاد
جس جسکو قضا عدم سے لائی — مرنے سے نپائے گا رہائی
کِس کِس کا نہ گھر اجل نے لوٹا — کس کس سے نہ کون کون چھوٹا
بیٹے سے پدر پدر سے فرزند — دلبند سے دِل تو دل سے دلبند
اک مین ہون کہ سب کو کھو چکا ہون — کتنے ہی تھے جنکو رو چکا ہون
کتنون ہی کو قبر مین اوتارا — جی چھوٹ گیا غرض ہمارا
ہے نقش بر آب زندگانی — یہہ قصۂ عمر ہے کہانی
ہر چیز کو الغرض فنا ہے — اللہ کی ذات کو بقا ہے
آنکھون مین یہہ داستان ہے ساری — موجود تھین گھر مین ہان تمھاری
وہ اونکی امید اونکا ارمان — مجبور رہے واقعی یہہ انسان
رکھی رہی آرزو تو ساری — ارمان بھری وہ خود سدھاری
اِس شادی و غم کا اب اثر کیا — مکتب کی بھلا اونھین خبر کیا
اک مین ہون کہ آپ نیمجان ہون — گو یا کہ غبار کاروان ہون
جسوقت اجل پیام لائی — ہو جائیگی جسم سے جُدائی
ہے عمر پچاس سے ابھی کم — لیکن ہوئے مضمحل بہت ہم
اب زیست ہوا کا تھامنا ہے — ہر وقت اجل کا سامنا ہے
سمجھو مری زندگی غنیمت — سُن لو جو کرون کوئی نصیحت

ہے وقت خوشی نہ جائے ماتم — لیکن مجبور ہین بہت ہم
ہر کام مرے لیئے اہم ہے — کیا تم سے کہون کہ وقت کم ہے
کہنے کو نہ ہو یہہ بات مسعود — غم بھی ہے خوشی کے ساتھہ موجود
آئے جو ہنسی کے وقت رونا — اِس سے نہ کبھی ملول ہونا
دنیا مین بھلا بُرا ہے توام — شادی مین شریک کیون نہو غم
اِسکا ابھی سوچنا اہم ہے — افسوس تمھاری عمر کم ہے
ہر چند کہ یہہ بیان سارے — ادراک سے بڑھ کے ہین تمھارے
نافہمیون سے نہ تنگ آنا — سمجھائیگا خود تمھین زمانا
جب اِسکو پڑھین گے اور کم سن — ہوجائینگے صاف اونکے باطن
ہونگے اگر اِس بیان پہ عامل — دنیا مین کہائینگے وہ عاقل
مین کیا مری نظم کیا بیان کیا — گونگے کا کلام کیا زبان کیا
رندی و مسائل شریعت — نافہمی و دعوی نصیحت
پیری و خیال پہلوانی — ناداری و شوق میہمانی
دیتی ہے یہہ نظم خود شہادت — یعنی کہ خیال کو ہے عادت
عادت سے ہر اک بشر ہے معذور — لکھی ہے یہہ نظم مینے مجبور
ہر روز کی جب ہے خوش بیانی — کچھہ لطف نہ دیگی یہہ کہانی
جو شعر کہ پہلے کہہ چکے ہم — چالیس ہزار سے نہین کم

اوسکے بھی علاوہ ہین یہہ اشعار | مشکل ہے جو لے سکین خریدار
افراط جواہرونکی جب ہو | ہر شخص کو امتیاز کب ہو
ہرچند یہہ نظم سرسری ہے | پرکھے گا وہی کہ جوہری ہے
دل جنکے غبار سے ہین کچھہ صاف | بے شبہہ وہی کرینگے انصاف
زین بعد جو سیر آمد از سیر | بنوشت قلم کہ تم بالخیر

یکم اگست سنہ ۱۸۹۳ع +